قال النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام بلغوا عنی ولو آیۃ

عظمۃ القرآن

یعنی

حضرت مخدوم العلما تاج الکملا مصدر جود وسخا مظہر
لطف وعطا منبع انوار ورحمت جامع شریعت وطریقت
مرجع السالکین مولنا المولوی الحافظ الحاج الشاہ عبدالرحیم صاحب
رائپوری نور اللہ مرقدہ کے متبرک کلمات طیبات
جو کتاب اللہ کی عظمت واحترام کے بارہ میں حضور نے
ارشاد فرمائے ہیں

بفرمائش جناب مولوی محمد زکریا صاحب تاجر کتب مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور

نامی پرنٹنگ پریس سہارنپور میں طبع ہوئی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وعظ ملخصاً

جو حضرت مولانا مولوی الحاج شاہ عبدالرحیم صاحب ادام اللہ ظلال برکاتہم نے بمقام رائپور ۱۰ محرم الحرام ۱۳۴۲ھ ہجری بروز جمعہ مدرسین مدارس قرآنیہ متعلقہ مدرسہ رائپور۔ ودیگر حضرات کے مجمع میں بیان فرمایا تھا اور مکرمی محسنی حاجی عبدالعزیز خانصاحب خانپوری نے بڑی کوشش واہتمام سے ایک ہزار طبع کراکر شائع فرمایا تھا۔ اب چونکہ وہ ختم ہوگیا اور حضرتؒ کے متوسلین حضرت کے متبرک کلمات کو حرز جان بنانے کے اشتیاق میں بیحد متمنی تھے۔ اسلئے بندہ محمد زکریا تاجر کتب سہارنپوری نے دوبارہ اسکو طبع کرایا اور انشاء اللہ آئندہ ہمیشہ طبع ہوتا رہا کرے گا حضرت کے متوسلین جسقدر چاہیں طلب فرمائیں۔

بعد حمد و درود شریف فرمایا کہ مولوی نور محمد صاحب و مولوی عبداللہ صاحب نے مجھے امر فرمایا ہے کہ میں کچھ ضروری عرض کروں اگرچہ بولنا دشوار ہے اور دماغ ملزوم ہے مگر اُن کے فرمانے سے عرض کرتا ہوں۔ خیال سے سُن لیں اور اس کے بعد مطلع فرما دیں کہ آپکی طبیعتوں نے اسے قبول کیا ہے یا نہیں آپ صاحبان کو جو اتنی

دور آپکو تکلیف دی گئی ہے اور آپ دو تین منزلیں طے کر کے یہاں آئے ہیں۔ سو اسی غرض سے کہ آپ صاحب مناسب مشورہ فرماویں۔ یہ مشورہ لینا ہے۔ امر نہیں ہے کہ کوئی اس قسم کا معاملہ نہیں کہ کوئی ملازم سمجھا جاتا ہو۔ یا کسی قسم کی حکومت سمجھی جاتی ہو۔ بلکہ مشورہ لینا ہے۔ آپ صاحبان کی جو رائے ہے وہ دینی چاہیئے۔ اگر آپکے نزدیک کوئی غلطی ہو تو بیان کر دینی چاہیئے کہ یہ غلطی ہے۔ لیکن اسکے عرض کرنے سے پیشتر اول یہ بات عرض کرنی ہے کہ حق تعالیٰ نے قرآن پاک میں اپنا احسان جتلایا ہے۔ مومنین پر کہ ہم نے تم پر احسان کیا ہے۔ تم ہی میں سے ہم نے رسول بھیجا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث فرمانے کو مومنوں پر احسان فرما رہے ہیں اور یہ سب جانتے ہیں کہ احسان کسی بڑی ہی شے کا جتلایا جاتا ہے۔ اور احسان بھی جو بہت بڑا ہو حالانکہ ہم سب اسی کے پیدا کیے ہوئے ہیں۔ اسی نے ہاتھ پیر۔ ناک۔ منہ دیا ہے اور سب اسی کا عطیہ ہے لیکن یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ بہت ہی بڑا احسان ہے وہ احسان حق تعالیٰ کا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرمانا ہے حضور کیا لیکر آئے ہیں وہ قرآن پاک ہے اسی کے آگے فرماتے ہیں:۔ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَکِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ (الآیۃ) اللہ کی آیتیں تم کو

ے لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیهم رسولاً من انفسهم یتلو علیهم اٰیاته (الآیۃ پارہ ۴ رکوع ۸) ۱۲ طابع

سناتے ہیں۔ اور کتاب کی تعلیم دیتے ہیں۔ گویا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن شریف کی تعلیم دینے کو ہی مبعوث فرمایا ہے +

تو وہ نعمت جسکو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم لیکر آئے اور جسکا احسان حق تعالیٰ جتلاتے ہیں وہ یہی قرآن پاک ہے جسکی نسبت حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر ہم اسکو پہاڑوں پر نازل فرماتے تو وہ دب جاتے۔ اور پھٹ جاتے اور یہ اثر اسکا ہے کہ اگر قرآن پاک کو آنکھوں پر رکھو۔ تو آنکھوں کو ٹھنڈک ہو۔ سر پر رکھو راحت ہو سینہ پر رکھو تو سرور ہو۔ جب اسمیں یہ اثر ہے تو جن سینوں میں حق تعالیٰ نے اس قرآن کو رکھدیا ہے اُن میں کیا برکت ہوگی +

اور حدیث میں یہ مضمون آیا ہے۔ کہ حافظ کے والدین کو قیامت کے دن تاج پہنایا جاویگا کہ جسکی روشنی سورج کی روشنی سے بڑھکر ہوگی۔ تو جب والدین کو جو کہ وسیلہ بنے ہیں تعلیم قرآن کے یہ انعام ملیگا۔ تو حافظ کو کیا اجر ملیگا۔ اسی پر قیاس کر لیا جاوے۔ فکر کرنیسے ہر شخص سمجھ سکتا ہی کہ دنیا کے اندر بلکہ آخرت کے اندر بھی قرآن پاک سے بڑھکر اور کوئی نعمت نہیں ہے جسکو اللہ تعالیٰ بصیرت دیں وہ خوب سمجھ سکتا ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہی کہ ہر آیت پر حافظ کا ایک ایک درجہ بڑھایا جاتا ہے۔ اور حدیث میں آیا ہے کہ اگرچہ دنیا میں وزیر امیر بادشاہ بھی ہیں لیکن جسکو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی نعمت دی ہو اور وہ یوں سمجھے کہ مجھ سے زیادہ دنیا میں اور کسی کو نعمت ملی ہی تو اُس نے گویا قرآن پاک

کی قدر نہیں کی۔ جو کوئی کسی نعمت کی قدر نہیں کرتا ہے۔ اور شکر ادا نہیں کیا کرتا وہ رحمت نہیں رہتی۔ بلکہ زحمت ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ

اگر تم شکر کرو گے تو میں اور زیادہ کروں گا اور اگر تم ناشکری کرو گے۔ تو میرا عذاب سخت ہے۔ حق تعالیٰ کی اتنی بڑی نعمت کی قدر نہ کرنا بڑا کفرانِ نعمت ہے۔ اسی واسطے ناقدر کی نسبت حدیث شریف میں یہ مضمون آیا ہے کہ نا اہل کو علم سکھلانا ایسا ہے۔ کہ جیسے خنزیر کو موتیوں کا ہار پہنانا۔ بھلا خنزیر کی صورت پر موتیوں کا ہار کیا پھبے گا۔

اپنے خیال میں یوں آ رہا ہے کہ نا اہل سے وہ لوگ مراد ہیں کہ علم قرآن کی نعمت عطا فرمائی جاوے۔ اور وہ قدر نہ سمجھیں جس کسی کو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک عطا فرمایا اور وہ قدر نہ کرے تو بس ایسی ہی مثال ہے جیسا کہ خنزیر کی ہے حقیقت میں سوچ کے دیکھ لیجئے کہ یہ قرآنِ پاک کیا شے ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو اسکے لانیوالے ہیں اور حق تعالیٰ کا کلام ہے۔ اس نعمت کا کوئی مول نہیں۔ اتنی بڑی نعمت پر قدر دانی نہ کرنا بڑا کفرانِ نعمت ہے۔ کسی بزرگ کا شعر ہے ؎

هر دو عالم قیمت خود گفتهٔ | نرخ بالا کن که ارزانی هنوز

---

۵ پارہ ۱۳ رکوع ۲ سورہ ابراہیم ۱۴

حقیقت میں یہ اتنی بڑی نعمت ہے کہ دونوں جہان فی بکر بھی سستا ہے سمجھتے یہی ہو کہ جس سینے میں قرآن شریف بھرا ہو وہ کس سینے کے مشابہ ہے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ کے مشابہ ہے جسکو حق تعالی نے یہ نعمت عطا فرمائی ہو۔ اُسے چاہیئے کہ تمام دنیا سے مستغنی ہو جائے اگر وہ پانچ دس روپیہ کی آمدنی والوں کا محتاج بنا رہے تو یہ ناقدردانی ہے۔ جو کوئی اس نعمت کے لے اسکو فقر و فاقہ پر قناعت کرنا چاہیئے۔ اُسکو طالب دنیا نہ بننا چاہیئے۔ اسکی یہ شان ہو کہ اس نعمت کو لیکر دنیا و ما فیہا سے مستغنی ہو جائے۔ کیا اسکی یہ قیمت ہے کہ پانچ پانچ دس دس روپیہ کی تنخواہ پر اس نعمت کو بیچتا پھرے اگر کوئی تمام دنیا کی سلطنت کسی کو قرآن کے بدلے میں دینا چاہے تو قدر یہ ہے کہ وہ تھوک دے اس نعمت کا شکر یہ ہے کہ تمکو ٹکڑا نہ ملے۔ فقر و فاقہ کرو اور اسیر شاد رہو جتنی نعمت کسی کو دیجاتی ہے اُتنا ہی بوجھ اُٹھانا ہوتا ہے سپاہی پر بار ہوگا سپاہی کا اور وزیر پر بار ہوگا وزیر کا۔ تو جب تم کو سینہ مشابہ سینہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ملا ہے۔ تو خدمت بھی اتنی ہی کرنی ہوگی اور خدمت یہ ہے کہ جو نعمت تمکو ملی ہے وہ دوسروں کو پہنچاؤ۔ اور اسکی اشاعت کرو۔ دنیا کی نظروں میں شیخ سید۔ پٹھان کو شریف سمجھتے ہیں۔ اور تیلی۔ جولاہے کو ذرا رذیل لیکن حقتعالی کے یہاں شرافت شیخ سید ہونے پر نہیں ہے۔ حضور نے فرمایا ہے کہ تم میں سب سے بہتر وہ ہے۔ دنیا کے اندر شریف وہ ہے جو قرآن سیکھنے والا اور سکھلانے والا ہو۔ یہ

قرآن پاک اتنی نعمت ہی کہ اُسکا سیکھنے اور سکھانیوالا اللہ کے نزدیک دنیا میں سب سے بہتر اور سب سے شریف سمجھا جاتا ہے۔ اُسکا شکریہ یہ ہی کہ اُسکو سکھاوی اور پھیلاوے۔ سکھانے کی صورت یہ ہے کہ اس قرآن پاک کا بدلہ دس پانچ یا پچاس تو کیا ہو سکتے ہیں۔ دُنیا اور آخرت بھی اُسکا بدلہ نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی اس بنیاد پر سکھائے کہ یہ دس پانچ روپیہ اُسکا عوض ہی تو اس سے بہتر تو یہ ہے کہ وہ بھنگی کی نوکری کرے۔ اور پاخانہ اُٹھاوی۔ آجکل اکثر طبیعتوں میں یہی ہے ہم کیوں کوشش نکریں کہ حق تعالیٰ ہمارے قلوب سے یہ نکالدیں۔ اب یہ حالت ہے، کہ محنت کرکے قرآن حفظ کیا ہی اور دس پانچ کی نوکری تلاش کرتے ہیں بعض مُردوں پر پڑھتے ہیں یا رمضان میں سُناتے ہیں۔ وہاں سے دس پانچ کا منافع ہو جاتا ہے۔ خیال کرلو کہ کس درجہ کا ذلیل ہی یہ شخص۔

دنیا کی عزت اور آخرت کی عزت اسمیں ہی کہ فقر و فاقہ پر قناعت کرو اور اللہ کے واسطے اسکی اشاعت کرو کہ کسی طرح لوگوں کو پہنچ جاوے۔ دُنیا اور اہلِ دُنیا اسکے مخالف ہیں۔ یہاں تک اثر ہے کہ مقتداؤں کا یہ خیال ہی کہ کیا قرآن پڑھا کر مسجد کا مُلا بنانا ہے۔ مجھے یاد ہی کہ پانی پت میں مولانا مولوی عبدالرحمن صاحب کی خدمت میں میں بیٹھا ہوا تھا۔ مجھے دیکھکر کسی نے رائپور کا ذکر کیا کہ اس طرح رائپور میں قرآن شریف پڑھایا جاتا ہے۔ اسکو سُنکر حضرت کو مسرت ہوئی اور حسرت کیساتھ فرمایا کہ کبھی تو پانی پت میں یہ حالت تھی۔ لیکن جب سے یہ مجلے (مدرسے

ہوئے ہیں۔ قرآنی تعلیم اٹھ گئی۔ اللہ کا شکر ہے کہ مولوی عبدالسلام صاحب نے
اس سلسلہ کو جاری کر رکھا ہے۔ اب ہم اس زمانہ میں ہیں کہ کوئی شخص بڑے
لوگوں میں سے اسکا مددگار نہیں۔ غیر مذہب بھی اور اہل مذہب بھی سب کے سب مخالف
نظر آتے ہیں بعض کا خیال ہے۔ کہ جو لوگ حدیث و فقہ پڑھ رہی ہیں وہ بڑا کام کر رہے
ہیں۔ سوچنے کی یہ بات ہے کہ اگر کوئی شخص مکان بناوے خواہ دو منزلہ چار منزلہ
یا پانچ سات منزلہ۔ کتنا ہی بلند لیجاوے۔ کیسی ہی زیب و زینت کرے۔ شیشہ
آلات وقنادیل لگاوے۔ گو ظاہر بین کو یہ مکان اچھا معلوم ہو لیکن سوچنے والا
جانتا ہے۔ کہ اگر بنیاد قائم ہے تو سب زینت قائم ہے اسیطرح جتنے علم
قرآنی ہیں وہ سب قرآن پر ہی قائم ہیں۔ ان الفاظ قرآن ہی کی بدولت سارے
علوم قائم ہیں۔ اگر یہ الفاظ نہیں تو سارے کے سارے دیکھتے رہ جائیں
گو ہماری نظروں میں یہ تھوڑا کام ہے لیکن اگر خدانخواستہ یہ الفاظ نہ ہیں تو تمام
علوم منہدم ہو جاویں۔ یہی وجہ ہے کہ توریت و انجیل کا پتہ نہیں۔ کیونکہ ترجمہ ہو کر اصل
کا خیال نہیں رکھا گیا۔ قیامت کی علامتوں میں سے یہ بھی ہے کہ الفاظ قرآنی نہیں
رہیں گے۔ یہ الفاظ قرآن بنیاد ہیں سب علوم کے۔ اس لئے شکر اس نعمت کا
یہ ہے کہ تم فاقہ سے مرو۔ لیکن اسکو پھیلاؤ۔ البتہ اگر اس نعمت کو اپنے دل کے
اندر لے اور قرآن پاک کا قدردان ہو تو ہرگز کسی کی کوڑی پیسہ کیطرف توجہ
نکرے۔ اپنی کسی حاجت کو کسی کے آگے نہیں لیجانا چاہیئے۔ اپنی نیت کو

درست کرلو۔ کہ محض اللہ کی رضا اُسکی قیمت ہی۔ اسی واسطے جنت کے
اندر جنتیوں کو جب سب نعمتیں مل جاوینگی۔ اور جو جی چاہیگا سب مہیا ہو جائیگا
اُسوقت سوال ہوگا کہ اگر کسی چیز کی ضرورت ہو تو بیان کرو۔ دُنیا کا قاعدہ
ہے کہ دس روپیہ کی آمدنی والا بیس روپیہ کو اور ہزار والا دو ہزار کو زیادہ
سمجھتا ہی۔ سب کے سب کہیں گے کہ خداوندا ہمکو سب کچھ عطا فرمایا اب اس
سے زیادہ اور کیا نعمت ہوگی۔ اسپر حکم ہوگا کہ ہم تم سے راضی ہو گئے
اب کبھی ناراض نہ ہوں گے۔ اس حکم کو سُنکر اہلِ جنت کی حالت ہی اور
ہو جائیگی اور اُنکو ایسی خوشی ہوگی کہ پہلی نعمتوں کو ہیچ سمجھیں گے۔ سو اِس
نعمتِ قرآن کا بدلہ سو دوسو روپیہ نہیں ہی۔ اس کا بدلہ اگر ہے تو رضائے
حق تعالےٰ ہے۔ قرآن کا پھیلانا تعلیم کا پھیلانا اسی اُمید پر ہو کہ اللہ
راضی ہو جائے۔ تم دیکھہ رہے ہو کہ اگر بھوک کی وجہ سے مرنا ہوتا تو
بادشاہ نہ مرتے فقیر فاقہ کی وجہ سے نہ امیر مرتے ہیں نہ فقیر مرتے ہیں۔
وقت پر سب کی موت ہوتی ہے۔ یہاں کی حالت یہ ہی کہ راحت
و تکلیف سب فانی ہیں۔ مرنا اپنے وقت پر ہوتا ہے۔ نہ بادشاہ کو اُسکی
سلطنت کار آمد ہوسکتی ہے۔ اور نہ فقیر کو اُسکا فاقہ۔ البتہ ایک فرق
ہے۔ جسنے فقر و فاقہ کی تکلیف کو اُٹھایا اور قرآن پاک کی تعلیم کو پھیلایا
اسکے لئے سب نعمتیں موجود ہیں۔ تکلیف تو سب مٹ جاتی ہے اور ہمیشہ کیلئے

نعمت اور سلطنت مل جاتی ہے۔ اب یہ حالت ہے۔ کہ بہت سے لوگ کہتے ہیں
کہ اللہ کے واسطے پڑھاتے ہیں۔ اور پانچ روپیہ میں گذارہ کرسکتے ہیں۔
جہاں دوسرے نے سات روپیہ کی اُمید دلائی فوراً چھوڑ بھاگے۔ اور دو۲
روپیہ کی خاطر اتنا بھی نہیں ہوتا کہ اتنے دنوں میں یہ کام چلا ہے اب اسکا
یہ انجام ہوگا۔ بئس العبد عبد الدینار والدرھم۔ البتہ اگر کوئی اور
امر دینی حارج ہو تو خیر مضائقہ نہیں ہے۔ کام تو اللہ کے واسطے کریں اور
اُسکی رضامندی کے واسطے۔ اب اللہ تعالیٰ اگر بندوں کے ذریعہ
روزی پہنچادیں تو یہ اُسکا انعام ہے۔ اسکو تنخواہ نہ سمجھو۔ جیسے مجاہد اللہ
کے واسطے جان دیتا ہے۔ اور شہید ہوتا ہے لیکن اگر شہادت نہ بھی ہو
بلکہ غنیمت ملجاوے تو بھی غازی ہوتا ہے لیکن اگر غنیمت کی ہوس میں
جہاد کرتا ہے تو شہادت نہیں ہوتی۔ اسلئے اخلاص کو قلوب میں جمالیں
اور جو بندہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے اور قلب کو اس طرف
لگالیتا ہے۔ پھر وہ کیونکر ناامید ہوسکتا ہے۔ اخلاص ہونا ضروری ہے
بلا اس اخلاص کے وہی مثال ہے جیسا کہ خنزیر اور موتیوں کے ہار کی
ضرور خداوند کریم روزی دینگے۔ اور قرآن مجید کا معجزہ ہے۔ جو قرآن مجید
کا قدردان نہیں ہوتا۔ وہ ذلیل ہوتا ہے۔ خسر الدنیا والاٰخرۃ

؎ روپیہ پیسہ کا بندہ بھی کس قدر بُرا بندہ ہے۔ ۱۲

اور جسکو دنیا طلبی مقصود نہیں ہوتی وہ خداوند کریم کے نزدیک دنیا میں
بھی ممتاز ہوتے ہیں اور آخرت میں بھی۔ اور خدا چاہے اسکو فقر
وفاقہ آتا ہی نہیں جنھیں تم محتاج دیکھتے ہو اُن کو قدر ہی نہیں اول
بات تو یہ عرض کرنی تھی۔ دوسری یہ ہی کہ جب آپنے سمجھ لیا اور ارادہ
کرلیا تو قلب کو اطمینان ہو جاویگا۔ اور پھر اگر کوئی بات ایسی نصیحت
کی کہے جو کام میں مدد دے وہ قبول کرنا آسان ہوگا۔ اسیواسطے حدیث
میں آیا ہے کہ اچھی بات کو اہلِ فہم اس طرح تلاش کر لیتا ہے۔ جیسے کوئی
کھوئی چیز کی تلاش میں پریشان ہوتا ہے اور جب مل جاتی ہے تو جھٹ
قبول کرلیتا ہے۔ آپ صاحبان کو معلوم ہے کہ بحمد اللہ تعالی آپ سب
صاحبان کی نہ ذاتی غرض ہے اور نہ کارکنان کی کسی قسم کی وجاہت
اور نفع دُنیوی نہیں ہے۔ محض یہ ہی غرض ہے کہ قرآن پاک کی حفاظت
بہت زور کیساتھ کیجاوے۔ اسکے الفاظ کی حفاظت میں کوشش درکار
ہے۔ جب سب کا یہی مدعا ہے تو سب کو ملکر سعی کرنی چاہئیے کہ کونسے
طریقے ہیں جن سے حفاظت میں سہولت ہو۔ مولوی نور محمد صاحب نے جو
یہ ہمت باندھی ہے کہ اُسکی تعلیم میں جو نقص ہوں۔ اُسکی اصلاح کریں۔
اسکی اصلاح کے قاعدے خود ان کی زبان سے سُن لیں اور عمل کریں
اس میں تین قسم کے لوگ نکلیں گے۔ اول جو صاحب نصاب پر قادر اور

طرزِ تعلیم سے واقف ہیں۔ اُن کے واسطے کسی قسم کی ہدایت کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ مولوی صاحب سے زبانی تبادلۂ خیالات کر لیں۔ دُوئم جو صاحب نصاب پر قادر ہیں لیکن طرزِ تعلیم سے واقف نہیں ہیں اُنکو مہینہ بیس دن قیام کر کے اس کمی کو پورا کرنا چاہیئے۔ تیسرے جو صاحب نہ نصاب پر قادر ہیں اور نہ طرزِ تعلیم سے واقف ہیں ان کو البتہ ذرا عرصہ تک ٹھیر کر سیکھنے کی ضرورت ہے۔ اور اس عرصہ کی تعیین بھی نہیں ہو سکتی جتنی دیر میں کوئی صاحب اپنی کمی کو پورا کر سکیں۔ اور یہاں ٹھیرنے میں ان صاحبوں کو انشاءاللہ تعالیٰ کسی قسم کی تکلیف بھی نہیں ہوگی۔ اگر کسی قسم کی تکلیف ہو بھی۔ تو اس نعمت کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں ہے۔

کیونکہ حقیقت میں تمام دُنیا مفلس ہے اور نعمت سے مالامال اور بادشاہ بنکر وہ جاتا ہے جو قرآن پاک کی قدر کرتا ہے۔

بس مجھے تو اتنا ہی عرض کرنا تھا۔ اب اللہ تعالیٰ سے دُعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ہماری نیتوں میں اخلاص دیں اور اپنے قرآنِ پاک کی حفاظت کا بہترین طریقہ ہمیں تلقین فرمائیں۔ فقط

مختصر فہرست کتبخانہ مولانا مولوی محمد یحییٰ صاحب مرحوم مغفور

تصانیف شیخ العرب والعجم حضرت حاجی امداد اللہ صاحب نور اللہ مرقدہٗ

نام کتاب	قیمت	کیفیت
ضیاء القلوب	۴ر	صوفیا کے اشغال و اذکار مفصّل مع لطائف ستہ وغیرہ۔
غذائے روح	۵ر	حق تعالیٰ کیطرف توجہ دلانے والی پُردرد اردو نظم۔
تحفۃ العشاق	۲ر	عشق الٰہی کا اردو اشعار میں عجیب قصّہ۔
گلزار معرفت	۲ر	حضرت رحمہ کی عاشقانہ غزلیں جس سے عشق مولیٰ موج زن ہو۔
دردنامۂ غمناک	ر	شوقِ وصال میں درد انگیز اشعار۔
جہاد اکبر	۱ر	روح اور شیطان کی مفصل لڑائی۔
ارشاد مرشد	۱ر	اذکار و معمولات کا مختصر دستور العمل۔
رسالہ وحدۃ الوجود	ر	مسئلہ وحدۃ الوجود کی مختصر تحقیق۔
کلیاتِ امدادیہ	عمر	حضرت ممدوح کی جملہ تصانیف کا مجموعہ یکجائی خریدار کیلئے خاص رعایت

تصانیف فخر المحدثین حضرت مولانا خلیل احمد صاحب ظلہ العالی شارح ابی داؤد

نام کتاب	قیمت	کیفیت
المہند علی المفند	۶ر	مولوی احمد رضا بریلوی نے رسالہ حسام الحرمین میں علمائے حنفیہ کی تکفیر کی اور علمائے حرمین سے جھوٹے سوالات کے جواب لکھوا کر شائع کئے یہ رسالہ اسکے جواب میں ہے۔
اتمام النعم	۲ر	تصوف کے مشہور رسالہ تبویب الحکم کا ترجمہ جس میں سالک کیلئے بیحد مفید مضامین ہیں۔
تنشیط الاذان	۲ر	خطبہ کی اذان کے مسجد میں ہونے کا ثبوت اور ناجائز کہنے والوں کے جوابات۔
البراہین القاطعہ علیٰ ظلام الانوار الساطعہ	۱۲عمر	انوار ساطعہ جو اہل بدعت کی مدلل کتاب ہے اسکی مدلل تردید۔ اسکے ہر ہر جزو کو لکھکر اسکی دھجیاں اُڑائی ہیں۔ انوار ساطعہ اوپر کے حصّہ میں اور نیچے ساتھ ساتھ اسکی تردید۔ باوجود بڑی کتاب ہونیکے چند بار طبع ہو چکی ہے۔

سوال از جمیع علمائے شیعہ	۳ر	دنیا بھر کے شیعہ کو مخاطب بناکر حضرت ممدوح کے امر سے چند سوالات کئے گئے ہیں جنکے جوابات وہ عمر بھر نہیں لکھہ سکیں گے

تصانیف قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد صاحب محدث گنگوہی نور اللہ مرقدہٗ

امداد السلوک	۶ر	رسالہ مکیہ کا فارسی ترجمہ تصوف کا بہترین خزانہ۔
ہدایۃ الشیعہ	۴ر	شیعہ کے دس اعتراضات کے دنداں شکن جواب۔
زبدۃ المناسک مع رسالہ انیس الحجاج یعنی حال کی عربی میں ضروری گفتگو	۳ر	مسائل حج میں یہ کتاب جسقدر جامع ہے دیکھنے سے تعلق ہے۔ علما کو بھی سفر حج میں اس بغیر چارہ نہیں جب ضرورت ہو مختار و مختاط قول فہرست سے نکال کر فوراً دیکھ سکتے ہیں۔ حضرت کے فقیہ الامت ہونے کے بعد اس کتاب کی تعریف کی ضرورت نہیں۔ اہل ثروت کو سفر حج میں دس بیس نسخے ہمراہ رکھنے چاہئیں اور اہل ضرورت کو موقعہ بموقعہ دیں اسمیں انکی اصلاح حج کا جسقدر اجر ملیگا وہ ظاہر ہے۔ آخر میں ایک عربی رسالہ ہے جس سے حاجیوں کو ہر وقت کی ضرورت کی عربی معلوم ہو سکتی ہے
لطائف رشیدیہ	۰۲ر	تقدیر کے متعلق بعض علماء کے سوالات کے جوابات۔
اوثق العریٰ	۰۱ر	جمعہ کے لئے شہر یا قصبہ کا ہونا مدلل تحریر فرمایا ہے۔
سبیل الرشاد	۳ر	آمین بالجہر وغیرہ اور تقلید شخصی کے بیان میں منصفانہ تحریر۔
ہدایۃ المعتدی	۳ر	امام کے پیچھے الحمد پڑھنے کی مخالفت میں چند احادیث۔
الرای النجیح	۰۱ر	احادیث سے تراویح کا ۲۰ رکعت ہونا اور تراویح اور تہجد کا علیحدہ علیحدہ ہونا۔
فتویٰ میلاد	۰۱ر	مولود مروج کی مخالفت میں مدلل فتویٰ مع فتویٰ مولانا احمد علی صاحب محدث سہارنپوری۔
قطوف دانیہ	۰۲ر	مسجد میں دوسری جماعت کے مکروہ ہونے میں مکمل تحقیق (فارسی)
فتویٰ ظہر	۰ر	اس بیان میں کہ جہاں جمعہ ہوتا ہو وہاں ظہر احتیاطاً پڑھنا جائز نہیں۔
فتویٰ جمعہ	۰ر	اس بیان میں کہ اگر گاؤں والے جمعہ پڑھیں تو ظہر ادا نہیں ہوگا۔
مکاتیب رشیدیہ	۵ر	حضرت ممدوح کے چند خطوط بنام مخلصین جو بمنزلہ سوانح حصہ سوم کے ہے

بہشتی زیور

از تصنیف حکیم الامۃ مخزن العلوم حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ

آج اس کتاب کی اسقدر شہرت دنیا میں ہے کہ اسکی تعریف کی ضرورت نہیں اسکی تصنیف عورتوں کے لئے ہوئی ہے تاکہ قرآن شریف پڑھانے کے بعد اس کتاب کو پڑھایا جاوے۔ شروع میں تختیاں بھی لکھی گئی ہیں۔ تاکہ ابتداءً اردو شروع کرنے والے اگر اسکو پڑھیں تو پڑھ سکیں اسکے بعد نماز روزہ۔ زکوٰۃ۔ حج وغیرہ جملہ احکام کو نہایت مفصل لکھا ہے۔ جملہ مسلمانان جو عربی پڑھنے سے قاصر ہیں اسکو پڑھیں اور پاس رکھیں تاکہ دینی مسائل سے واقفیت ہو سکے اور اپنے اعمال شریعت غرا کے موافق کر سکیں۔ ہر شخص کے پاس ہر وقت مولوی کا ہونا ضروری نہیں یہ کتاب ہر وقت پاس رہ سکتی ہے اسکی مفصل حقیقت اسکی فہرست سے معلوم ہو سکتی ہے۔ کوزہ میں دریا کو بند کر دیا ہے۔

فہرست جملہ حصص بہشتی زیور

حصہ	مضامین	قیمت	حصہ	مضامین	قیمت
حصہ اول ۱	الف۔ با۔ تا خط لکھنے کا طریقہ عقائد ضروریہ مسائل وضو و غسل وغیرہ	۴ر	حصہ ہشتم ۸	نیک بیبیوں کی حکایتیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضور کی ازواج کے قصے	۴ر
؍؍ دوم ۲	حیض و نفاس کے احکام۔ نماز کا مفصل بیان۔	۴ر	؍؍ نہم ۹	عام ضرورت کے نسخے بچوں کے لئے مفید دوائیں اور علاج وغیرہ	۴ر
؍؍ سوم ۳	روزہ۔ زکوٰۃ۔ قربانی۔ حج۔ منت نذر وغیرہ کے مسائل	۴ر	؍؍ دہم ۱۰	دنیوی ہدایتیں گذران کے سہل طریقے حساب کا طریقہ۔ ڈاک کے قواعد	۴ر
؍؍ چہارم ۴	طلاق۔ نکاح۔ مہر۔ ولی۔ عدت وغیرہ کا بیان	۴ر	؍؍ یازدہم ۱۱ مسمّیٰ بہ بہشتی گوہر	اسمیں وہ مسائل ہیں جو خاص مردوں سے تعلق رکھتے ہیں مثل جمعہ وغیرہ کے اور ایسے ہی مرض میں وہ علاج اور دوائیں ذکر کی گئی ہیں جو مخصوص مردوں کے لئے ہیں۔	۱۲
؍؍ پنجم ۵	خرید و فروخت۔ کرایہ وغیرہ۔ صلح حقوق زوجین۔ قواعد تجوید	۴ر	بہشتی زیور کامل	جملہ حصوں کو خریدار کیلئے خاص رعایت یعنی بجائے ۳ہر کے ۹ر	۳ہر
؍؍ ششم ۶	اصلاح رسومات مروجہ۔ شادی کا طریقہ۔ تیجہ۔ چہلم وغیرہ	۴ر			
؍؍ ہفتم ۷	اصلاح باطن تہذیب اخلاق ذکر قیامت بہشت و دوزخ وغیرہ	۴ر			

المشتہر (مولوی) محمد زکریا تاجر کتب مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

مفید مشورہ از طابع

حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد کے موافق ہر مسلمان پر اسکی اشاعت ضروری ہے اسلئے مناسب ہے کہ جو لوگ اپنے بدن سے اسکی اشاعت میں حصہ لینے سے مجبور ہوں وہ اپنے مال سے اسمیں ضرور شرکت فرماویں۔ اور انمیں سے جو لوگ کچھ زیادہ وسعت رکھتے ہوں وہ اپنی سرپرستی اور اپنے اہتمام و انتظام سے حسب استطاعت کلام اللہ شریف کی مختلف مکتبیں قائم کرائیں پہلے مکتبوں کی بہت کثرت تھی مگر اب دن بدن کمی ہوتی جا رہی ہے آپ حضرات کو اسطرف خاص توجہ کی ضرورت ہے اور جو لوگ اتنی وسعت نہیں رکھتے وہ اپنی حیثیت کے موافق حسب گنجایش کلام اللہ شریف سوں اور مکتبوں اور مسجدوں میں وقف کرادیا کریں اور غریب طالب العلموں کو مفت مرحمت کیا کریں کیونکہ حق تعالیٰ جل شانہ کے یہاں اسکا بڑا ثواب ہے

ملنے کا پتہ (مولوی) محمد زکریا تاجر کتب مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور